تبرکات

حضرت شیخ الہند مرحوم کے چند اشعار

مولانا حکیم محمد ابراہیم صاحب راندیری کے والد ماجد حافظ قاری اسمٰعیل صاحب راندیری ایک مقدس اور خدا ترس بزرگ تھے۔ دار العلوم دیوبند کے سنہ ۱۳۲۸ھ والے عظیم الشان جلسہ دستار بندی کا افتتاح حافظ صاحب ہی کی قرارت سے کیا گیا تھا جب حافظ صاحب کا انتقال ہوا تو حضرت شیخ الہند مرحوم نے چند اشعار اظہارِ غم میں لکھے تھے جو حضرت شیخ الہند کے تبرک ہونے کی وجہ سے ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں

عالم و حافظ و وجیہ و نبیہ — نیک خو نیک رو فرشتہ شیم
آج دار البقا کو جاتے ہیں — چھوڑ کر سب کو مبتلائے الم
غربا کے لئے ہے یوم عسیر — ہو مبارک انھیں نعیم و دائم
ہے مساجد میں یاس اور حسرت — اور مدارس میں چھا رہا ہے غم
فقرا کے لئے تھا آب بقا — خضر تھا بہر اہل جود و کرم
آج مسکین یتیم رہ گئے حیف — اور یتامیٰ ہیں مسکنت توام
سنتا تھا دور سے صدائے ضعیف — تھا تو حاتم مگر نہیں تھا اصم
دم عیسیٰ و لحنِ داؤدی — چھپ گئے ہائے زیر کتم عدم
فکر سالِ وفات ہے بے سود — ہے ہر ایک دل پہ سانحہ یہ رقم

ہاتھ سے ہیں اجل کے بے سر و پا
فضل و علم و تقا و ورع و کرم
۳۰ ۱۳ ھ

ولہ ایضاً رحمہ اللہ

تقیؒ و نقیؒ و سمیِ ذبیح — چو زیر کفن چہرۂ خود نہفت
ز روئے بکا سالِ او ہاتفے — ثمال المساکین قدمات گفت
۳۰ ۱۳ ھ